کے راجیہ میں جا بسوں گا۔

یہ سُن کر مہاراج جنک لمبی سانس لے کر چپ ہو رہے اور سوچتے سوچتے راہو سے گرسے ہوئے (گرہن لگے) سورج کی طرح موہت ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں جب اُن کا موہ جاتا رہا۔ تب اُنہوں نے براہمن سے کہا۔ بھگون! اگرچہ یہ پُرم پُراسے چلا آتا ہوا راجیہ میرے قبضے میں ہے۔ مگر میں خاص طور سے وچار کر کے دیکھتا ہوں۔ تو سنسار کی کسی چیز پر مجھے اپنا پورا ادھکار دکھائی نہیں دیتا۔ میں نے پہلے ساری پرتھوی پر۔ پھر متھلا نگری پر۔ اس کے بعد اپنی پرجا پر اپنے ادھکار کا پتہ لگایا۔ مگر کہیں مجھے اپنے ادھکار کا پتہ نہ لگا۔ اپنے ادھکار کا وشواس نہ ہوا۔ اس طرح کسی چیز پر اپنا ادھکار نہ دیکھ کر مجھے موہ ہو گیا۔ اب میرا موہ دُور ہو گیا ہے۔ اور میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں کہ کسی چیز پر میرا ادھکار نہیں ہے۔ یا سارا سنسار ہی میرا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس لوک میں سب چیزوں پر سب کا یکساں ادھکار ہے۔ اس لئے اب آپ کی جہاں رہنے کی خواہش ہو، وہاں رہیے۔ اور جو اچھا ہو۔ وہ بھوجن کیجیے۔

براہمن نے پُوچھا۔ مہاراج! اس پرم پراسے چلے آتے ہوئے وسیع راجیہ کو اپنے قبضے میں رکھتے ہوئے بھی آپ کس طرح سب چیزوں سے ممتا رہت ہو گئے ہیں؟ اور کیا سمجھ کر نہ صرف اپنے راجیہ پر بلکہ سنسار کے سبھی پدارتھوں پر اپنا ادھکار بتلا رہے ہیں؟

جنک بولے۔ بھگون! سنسار کی سب چیزیں فانی ہیں اور شاستر کے مطابق کسی چیز پر کسی کا ادھکار نہیں ہے۔ اسی لیے میں کسی چیز کو اپنا نہیں سمجھتا۔ اب جس بدھی سے سب پدارتھوں پر میں اپنا ادھکار سمجھتا ہوں۔ اس کے بارے میں سُنیئے۔ میں اپنی سیری کے لیے گندھ نہیں سونگھتا۔ رس کا سواد نہیں لیتا۔ رُوپ کا درشن نہیں کرتا۔ سپرش کا انوبھو نہیں کرتا۔ شبد نہیں سُنتا۔ اور کسی وشے کا نشچے (اعتبار) نہیں کرتا۔ اسی سے پرتھوی، تیج، جل، وایُو، آکاش اور من میرے بس میں ہے۔ اور ان سب وشیوں پر میرا ادھکار ہے۔ خلاصہ یہ کہ میں اپنے سنتوش (ذاتی غرض) کے لئے کوئی کام نہیں کرتا۔ سنسار کی سب چیزیں دیوتاؤں، پتروں، بھُوتوں اور اتتھیوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔

مہاراج جنک کے یہ بچن سُن کر براہمن بولے مہاراج! میں دھرم ہُوں آپ کی پریکشا لینے کے لئے براہمن کا بھیس بنا کر آیا ہُوں میں اچھی طرح سے سمجھ گیا ہوں کہ

سنسار میں آپ ہی ستوگن رُوپ نیمی والے برہم پراپتی رُوپی چکر کے چلانے والے ہیں۔

کھشت (دُکھ) سے دوسروں کی رَکھشا کرنے کی وجہ سے کھشتری، کھشتری کہلاتا ہے مگر اس کا وسیلۂ معاش بھی کھشتر (ہتھیاروں کا استعمال اور یُدھ) ہی ہے۔

کھشتریوں کی موت اگر گھر پر پڑے پڑے ہو۔ تو وہ بہت ہی پاپ پُورن اور مہا ادھرم ہے کھشاتر دھرم کی رُو سے یُدھ کرتے کرتے مر جانا ہی قابلِ تعریف اور سُکھدائی ہے۔

اپنے پرتاپ (زورِ بازو) سے جیتی ہُوئی چیز کا بھوگ کرنا ہی کھشتریوں کو زیب دیتا ہے۔ کھشتری کبھی ہنسا کی نِندا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ دھرم کی رکھشا کے لیے ہنسا کرنا ہی اس کا فرضِ منصبی ہے۔

اگر کھشتری ہنسا دھرم کی نِندا کرے۔ تو اس سے ودھاتا ہی کی نِندا ہوتی ہے۔ اس لئے دَیو (وِدھاتا) نے جو جس کا دھرم مقرر کر دیا ہے۔ اس کے کرنے ہی میں اس کی بھلائی ہے۔

سنجے راجا دھرت راشٹر کا وزیر، ایلچی، سارتھی (رتھ بان) اور ویاس کا شاگرد تھا۔ راجا اندھے ہونے کی وجہ سے میدانِ جنگ میں نہیں گئے تھے۔ اس لئے سنجے بھی ان کے ساتھ ہی راج دھانی میں رہا۔ راجا یُدھ کا حال جاننا چاہتے تھے۔ اس لئے مہرشی ویاس جی نے اپنے تپو بل سے سنجے کو ایسی دِویہ شکتی (غیر معمولی طاقت) دی۔ کہ وہ راجدھانی میں بیٹھا ہُوا جنگ کا حال صاف طور پر دیکھ سکتا تھا۔ اور اسے راجا کو سناتا تھا۔

یدھشٹر بولے۔ ہے راجن! اس یُدھ میں چھیاسٹھ کروڑ، ایک لاکھ، تیس ہزار (۶۶،۰۱،۳۰،۰۰۰) آدمی مارے گئے۔ ان کے علاوہ جن ہیروں کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ ایسے چوبیس ہزار ایک سو پینسٹھ (۲۴،۱۶۵) ہیر مارے گئے!

چوتھا باب

ویادھی (بیماری) دو طرح کی ہے۔ شاریرک (جسمانی) اور مانسک (ذہنی، دماغی) یہ دونوں ہی ایک دوسرے کی مدد سے پیدا ہوتی ہیں۔ جسم میں جو بیماری ہوتی ہے۔ وہ جسمانی اور من میں جو رنج (دکھ) پیدا ہوتا ہے۔ وہ مانسک بیماری ہے۔ وات (باد، ریح)، پت، (صفرا)، کف یہ تینوں جسم کے گُن (دھاتو، خواص) ہیں۔ (گرم چیزوں سے کف اور ٹھنڈی چیزوں سے پت نوارن (شانت، رفع) کیا جاتا ہے) جب یہ تینوں گُن سم بھاو سے (برابر، برابر) رہتے ہیں۔ تب جسم تندرست رہتا ہے یعنی ان کی سامیہ اوشتھا (معتدل حالت) ہی تندرستی ہے۔ اور جب ان گنوں میں اختلاف (کمی بیشی) ہو جاتا ہے۔ تب جسم بیمار ہو جاتا ہے۔

جسم کی طرح آتما کے بھی تین گُن ہیں۔ ستو، رج اور تم
ان تینوں گنوں کے سم (یکساں) رہنے ہی سے آتما (من) کی تندرستی قائم رہتی ہے۔

جو گُن آتما کو پرسنّ اور نشپاپ رکھتا ہے اس کا نام ستو گُن ہے
جس گُن سے جسم اور من میں سنتاپ پیدا ہوتا ہے وہ رجو گُن ہے
اور جس گُن سے آلسیہ، راگ، دویش اور تم پیدا ہوتا ہے۔ وہ تمو گُن ہے۔

پرجاپتی —— آزاد مطلق، الگ، اسنگ، سروشکتی مان (قادر مطلق)، سرب ویاپک (حاضر کُل) سروگیہ (علیم کُل)، سرب درش (ناظر کُل) سگن، نرگن، ہرنیہ گربھ (روشنی کا منبع)، اُتپتی کرتا (خالق)، پرلے کرتا (مالکِ یوم الدین۔ داورِ محشر) اور ست چت سروپ ہے۔

وہ نور ہے۔ پرکاش ہے۔ اس کے نور میں ازلی اسرار ہیں۔ ایک سر (آورن) وہ ہے
جو اس نور کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اسے تموگن کہتے ہیں۔
سب جگت اگیان (اودیا) سے ڈھکا ہوا ہے اور تموگن سے مخفی۔ تموگن پرکاش کو روکتا ہے۔
دوسرا پردہ وہ ہے۔ جس میں یہ چھپا ہوا خزانہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اسے ستوگن کہتے ہیں تیسرا پردہ وہ ہے جس سے یہ کچھ کا کچھ ہو کر دکھائی دیتا ہے۔ اسے رجوگن بولتے ہیں۔

ستوگن سے گیان (علم) اُپجتا ہے
رجوگن سے لوبھ (حرص و ہوا)
تموگن سے آلکس (غفلت)، پرماد (بیہودگی)، موہ۔ اگیان (نادانی)

ستوگن کرم کا پھل — نرمل، پاکیزہ
رجوگن کا پھل — دکھ والا
تموگن کا پھل — اگیان والا ہوتا ہے
ستوگن کا خاصہ — نورانی اور ہلکاپن
رجوگن کا خاصہ — متحرک ہونا
تموگن کا خاصہ — ظلماتی اور بھاری پن
ستوگن کا لکشن — دھرم ہے
رجوگن کا لکشن — ارتھ ہے
تموگن کا لکشن — کام —— دنیاوی چیزوں کی خواہش اور شہوت
ستوگن کا روپ — پرکاش ہے
رجوگن کا روپ — پرورتی (رغبت، خواہش) ہے
تموگن کا روپ — موہ ہے

ستوگن = ییتھارتھ۔ نیکی۔ اطمینان۔ اعتدال۔ سکون۔ روشنی۔ گیان۔ سچائی۔ انصاف۔ پاکیزگی۔ محبت۔ پراپکار (بہبودِ غیر)
رجوگن = سوارتھ۔ جذبات۔ حرکت۔ جوش۔ شہوت۔ لوبھ۔ تیز مزاجی۔ غصہ۔ جوشِ نفسانی

تموگن = متھیاترتھ - سستی - کاہلی - جمود - ظلمت - حماقت - تیرہ باطنی - جہل - غفلت -

یتھارتھ کا بھیس سادھو کا ہے - سوارتھ کا امیر کا اور متھیارتھ کا بہروپیے کا - یتھارتھ میں پریم ہے ، متھیارتھ میں خوشامد پریم کا استھان دل ہے اور خوشامد کا زبان - زبان بڑی بڑبولی اور نرم ہے - اس لیے پھانس لیتی ہے -

ستوگن نرمل ہونے سے پرکاش کا کرنے والا اور نردوش ہے - یہ سکھ اور گیان کی لالسا سے دیہی یعنی جیو کو دیہہ (جسم) سے باندھتا ہے -

ہے ارجن ! راگ (موہ) روپی رجوگن کو تو کامنا اور آسکتی (لگاؤ - لالسا) سے پیدا ہوا جان !

وہ اسی دیہی یعنی جیو آتما کو کرموں کی طرف ان کے پھل کی آسکتی سے باندھتا ہے اور ہے بھارت : تموگن کو اگیان (جہالت) سے پیدا ہوا جان ! یہ سب جیووں کو موہنے والا (دھوکے میں ڈالنے والا) اور پرماد ، آلس اور نیند کے ذریعے سے جیو کو جسم سے باندھتا ہے - ہے ارجن ! ستوگن سکھ میں لگاتا ہے ، رجوگن کرم میں لگاتا ہے - تموگن گیان کو ڈھانپ کر پرماد (بھرم ، شک ، وہم) میں لگاتا ہے "

تموگن کے کام

برہما جی بولے - ہے مہرشیو ! ستو وغیرہ تینوں گن جب سمتر (سم) بھاو میں رہتے ہیں تب وہ اوُیکت کہلاتے ہیں - یہ تینوں گن ایک دوسرے کے آسرے رہتے ہیں جب ان تینوں میں سے کوئی ایک گن بڑھ جاتا ہے - تب دوسروں کی کمی ہو جاتی ہے - ستوگن پرکاش روپ ہے - اس کے پربھاو سے جیو دیالو ، علیم اور شردھاوان ہوتا ہے -

موہ - اگیان - تیاگ بھاو کا نہ ہونا - ڈانواں ڈول حالت میں رہنا - نیند - گرب (گھمنڈ) بھئے - لوبھ - شبھ کرموں میں درش نکالنا - یاد نہ رکھنا - ناکامی - ناستک پن - بدچلنی - بے سمجھی - دشمنی - کام میں من کا نہ لگنا - (کام کرنے کو جی نہ چاہنا) - اندریوں (حواس) کا ڈھیلا پن - ادھرم (پاپ) میں رغبت - ادہرم کو دہرم یا پاپ ہی کو پنیہ سمجھنا - اگیان میں گیان کا ابھیمان - دشمنی - شردھا کا نہ ہونا - خبث - چھتنا - گستاخی - کند ذہنی - عدم برداشت

اندریوں کے بس میں رہنا (حواس کی غلامی)۔ دیوتاؤں اور براہمنوں کی نندا کرنا۔ خود ستائی، کرودھ، حسد۔ پاپ کرموں میں رغبت۔ دکھاوے کا کام کرنا اُپاتر کو دان دینا اور اتھتی وغیرہ کا ستکار نہ کرنا۔ یہ سب تموگن کے کام ہیں۔ جو پاپی آدمی ان کاموں کو کرکے شاستر کی مریادا کے خلاف چلتا ہے وہ تموگنی ہے۔ جن کی مانسک ورتی بہت ہی نیچ ہے۔ ارتقات جو کمینے خیال کے ہیں۔ وہی آدمی تامسی پرکرتی کے ہیں۔

رجوگن کے کام

برھماجی بولے، ہے مہرشیو! اب رجوگن کا حقیقی بیان سنو۔ سنتاپ۔ روپ درشن، کوشش (سعی) سکھ دکھ، سردی گرمی کا انوبھو۔ ایشوریہ (شان و شوکت)۔ وگرہ (نفاق) سندھی (صلح)۔ ہیتو واد (دلیل بازی)۔ من کا اوچاٹ رہنا۔ کھشما۔ بل (زور) شوربیرتا (مستی) کرودھ۔ ویایام (ورزش)۔ کلہہ[1]، ایرشا (حسد)۔ اچھا (کامنا) اور چغل خوری (غمازی) یہ سب رجوگن سے پیدا ہوتی ہیں۔ ممتا۔ پریوار کا پالن۔ قتل و خونریزی بندھن (قید)، کلیش۔ خرید و فروخت۔ چیرنا، پھاڑنا۔ اور زخمی کرنا، دھرم کی ہانی کرنا۔ سنگدلی، ہنسا (ایذا رسانی)۔ چلانا یا گالی گلوچ۔ دوسروں کے دوش ڈھونڈھنا اور اس لوک و پرلوک کی چنتا۔ یہ سب بھی رجوگن سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایسے ہی دوسروں کا برا چاہنا۔ جھوٹ بولنا۔ فائدہ کے خیال سے اُن دینا۔ وشے انوراگ، نندا، پرشنسا۔ پرتاپ، آکرمن (وار یا حملہ کرنا) سیوا۔ آگیا کا پالن۔ وشے ترشنا۔ دوسروں کے آشرت رہنا۔ کاروبار میں چالاکی اور مستعدی۔ نیتی۔ لاپرواہی۔ نندا (مذمت)۔ پرائی وستو لے لینا۔ استری پرش، دھن اور گھر وغیرہ سامان کا ذخیرہ۔ یہ سب رجوگن سے پیدا ہوتے ہیں۔ وشواس زکرنا۔ برت، نیم، تالاب باولی وغیرہ کا بنوانا۔ پھل دینے والے کرم کرنا۔

ادھیاپن، (یگیہ کرانا اور پڑھانا) یجن (یگیہ کرنا) پڑھنا۔ دان دینا۔ معاوضہ میں کچھ لینا۔ اور پرائشچت یہ سب بھی رجوگن سے پیدا ہوتے ہیں۔

منگل (کلیان) کرنے والے کرم۔ وشے ترشنا۔ براچلن۔ مایا۔ ٹھگی۔ چوری۔ گورو (فخر و مرتبہ)۔ ہنسا۔ بیداری، دمبھ، درپ۔ انوراگ۔ بھگتی، پریتی، ہرش۔

۱۔ مخاصمت۔ لڑائی جھگڑا

جوا کھیلنا - استری کی آگیا میں چلنا - اور ناچنے گانے کا شیدائی ہونا - یہ سب کام رجوگن سے پیدا ہوتے ہیں - جو آدمی دہرم، ارتھ اور کام ہی میں لگا رہ کر ہمیشہ ماضی، مستقبل اور حال کی چنتا کرتا ہے - اور جو ہمیشہ کاماؤں میں پھنسا رہ کر بہت طرح کے وشیوں کا بھوگ کر کے اندریوں کو شاد کام (سکھی) کرتا ہے اسی کو رجوگنی کہتے ہیں -

ستوگن کے کام

برھما جی بولے - ہے مہرشیو! اب میں سب پرانیوں کے لیے ہتکاری - پرم پوتر ستوگن کے کام بتلاتا ہوں - آنند، پریتی - اُنتی (ترقی) پرکاش - سکھ - دان شیل ہونا - اُبھئے، سنتوش، شردھا - کھشما - دھیرج - اہنسا - سمتا (یکسوئی) ستیہ - سرلتا غصہ نہ کرنا - انسویا (حسد رہت ہونا) - پوترتا - دکھشتا (مستعدی) اُتساہ (ہمت بڑھنا) وشواش - لجا - تیاگ کی خواہش - تیاگ - آلسیہ رہت ہونا - سنگدل اور موہ کا نہ ہونا - یہ ستوگن کے کام ہیں - سب پرانیوں پر دیا کرنا - سختی نہ کرنا - ہرش - سنتاپ وسمے (تعجب) ونئے (حلیمی) سجنتا - شانتی - سرلتا - شدھ بدھی - پاپ کرموں سے نورتی - اوداسینتا ارتھات پکش پات نہ کرنا - برہم چریہ - اَسکتی (موہ یا پھنساوٹ کا نہ ہونا) ممتا رہت ہونا - بھگل کی کامنا نہ کرنا - اور سدا دھرم کا پالن کرنا - یہ سب کام ستوگن کے ہیں - جو براہمن ان آچرنوں کو کرتا ہوا شاستر کا گیان - سدبیوہار - سیوا - آشرے - دان - یگیہ - ادھیاین (سوادھیائے) - برت پرمی گرہ - دہرم اور تپ میں اشردھا (پکش پات نہ کر کے) صرف پر برہم میں شردھا کرتا ہے - وہی سچا گیانی ہے - ستوگنی مہاتما لوگ ساری اور تامسی کاموں کو تیاگ کر یوگ کے بل سے سورگ لوک میں جا کر دیوتاؤں کی طرح من چاہی (انما وغیرہ) سدھیاں پا کر ایشوریہ وان - سوادھین اور سوکھشم شریر دھاری ہو سکتے ہیں - وہ دیوتا کے مانند ہو جاتے ہیں - اور دیو لوک میں جا کر حسب مرضی سب نعمتیں اور سکھ پراپت کرتے ہیں - جو آدمی ستوگن کو اچھی طرح سمجھ جاتا ہے وہ من چاہے وشیوں کو پراپت کرتا اور سب وشیوں سے بے لگاؤ رہتا ہے -

گیان کے پرکاش سے جب سب اندریاں بس میں ہوتی ہیں - آتما میں بشاشت ہو، دل شاد ہو اور کامل برقرار تب یہ سمجھنا چاہیے کہ ستوگن بڑھا ہوا ہے ایسا پرش ستوگنی پرکرتی والا سمجھنا چاہیے -

رجوگن کے بڑھنے سے لالچ اور پرورتی (سنسار میں رغبت) کرموں کو سوارتھ بدھی (یعنی پھل کی خواہش سے) کرنا۔ اشانتی، من کی چنچلتا اور وشے بھوگوں کی ترشنا یہ سب پیدا ہوتے ہیں۔ یہ راجسی پرکرتی کا پُرش ہے۔

تموگن کے بڑھنے سے انترکرن (باطن) اور اندریوں میں اندھکار، آلسیہ، پرماد اور نیند وغیرہ موہنے والی ورتیاں (خواص۔ کیفیتیں) پیدا ہوتی ہیں۔ جو پُرش اگیانی ہے۔ ہر وقت موہ میں پھنسا رہتا ہے۔ وہ تامسی پرکرتی والا کہلاتا ہے۔
(بچے کی پرکرتی عموماً ساتوِک ہوتی ہے)

جیسے سگندھت پھولوں میں بار بار بسانے سے تلوں میں خوشبو آجاتی ہے۔ ویسے ہی مہاتماؤں کی سنگت کرنے سے شُدھ چت آدمیوں میں ستوگن بڑھ جاتا ہے۔

دان دینا بھی فرض ہے، اس بھاو سے جو دان دیش، کال۔ اور پاتر (موقع، وقت اور استحقاق، بھوکے، اناتھ، دکھی، روگی، اسمرتھ، بھکشک) کا وچار کرکے بدلے کا خیال نہ کرکے، معاوضے کی اُمید نہ رکھ کر (نشکام بھاو سے) دیا جاتا ہے۔ وہ ساتوِک دان کہا گیا ہے

جو دان کلیش پُوروک (بادلِ ناخواستہ، جبراً) یا بدلے کے خیال سے اور کسی پھل کی خواہش سے (سُورگ پراپتی، پُتر پراپتی یا کسی روگ کی نورتی کے لیے) دیا جاتا ہے۔ وہ دان راجسی کہلاتا ہے۔ جو دان بنا ستکار کیے یا تِرسکار پُوروک (انادر یا جھڑکی سے) دیش اور کال کا وچار نہ کرکے کُپاتر (غیر مستحق) کو دیا جاتا ہے۔ وہ دان تامسی کہا گیا ہے۔

جو یگیہ شاستروں کے انوسار ہے اور کرنا فرض ہے اور صرف من کے سمادھان (شانتی) کے لیے پھل کی خواہش نہ کرکے کیا جاتا ہے۔ وہ ساتوِک یگیہ ہے۔

جو یگیہ صرف دکھاوے کے لیے یا پھل کی خواہش رکھ کر کیا جاتا ہے وہ راجسی یگیہ ہے۔ اور شاستر ودھی سے ہین، انّ دان سے رہت، بنا منتر اور بنا دکشنا اور بنا شردھا کے کیے ہوئے یگیہ کو تامسی یگیہ کہتے ہیں۔

جو کرتا آسکتی (موہ) سے رہت اور اہنکار کے بچن نہ بولنے والا، دھیرج اور اُتساہ والا، کرم کے پورا ہونے اور نہ ہونے میں خوشی اور رنج، دُکھ اور سُکھ وغیرہ وکاروں سے رہت ہے وہ کرتا ساتوِک کہا جاتا ہے۔

جو آسکتی رکھنے والا، کرموں کے پھل کو چاہنے والا اور لوبھی ہے۔ نیز دوسروں

کو دُکھ دینے کے سوبھاو والا، اَشُدھ آچاری (بُرے چال چلن والا) اور خوشی اور غمی اور دُکھ سکھ میں پھنسا ہُوا ہے۔ وہ کرتا راجَسی کہا گیا ہے۔

جو ڈانواں ڈول چِت والا، بِنکشا سے رہت یعنی جسمانی سکھ ہی کو سُکھ ماننے والا گھمنڈی دُھورت (دُھورتک، مکّار، کپٹی، کینہ جُو)، دوسروں کی روزی بگاڑنے والا، ہمیشہ رنج کرنے کے سوبھاو والا، آلسی اور دیِرگھ سُوتری (معمولی کام کو بھی کل پر چھوڑنے والا) ہے۔ وہ کرتا تامَسی کہا گیا ہے

جو سکھ پہلے پہل سادھنا کے شروع میں تو زہر کی مانند ہوتا ہے۔ مگر انجام کار امرت کی مانند ہو جاتا ہے۔ ایسا آتم بُدھی (بھگوان کی بھگتی) کے پرشاد سے پیدا ہوا سکھ ساتوِک کہا گیا ہے (جو آتم نِشٹھ بدھی کی پرسنتا سے حاصل ہوتا ہے۔ اس اَدھیاتمک سُکھ کو ستوگُن کہتے ہیں)

جو سکھ وِشیوں اور اندریوں کے تعلق سے (یعنی آدِھی بھوتک) ہوتا ہے۔ وہ اگرچہ بھوگ کے کال میں امرت کی مانند لگتا ہے۔ مگر انجام کار زہر کی مانند ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ سکھ راجَسی (رجوگنی) کہا گیا ہے

جو سکھ بھوگنے کے وقت اور انجام کار (شروع سے آخر تک) آتما کو موہنے والا (آدھی دیوک) ہے وہ نیند، سُستی اور پرماد یعنی فرائض کی فراموشی سے پیدا ہوا سکھ تامَسی (تموگنی) کہا گیا ہے۔

دیوتا، براہمن، گورو (ماتا، پتا، آچاریہ) اور گیانی مہاتماؤں کی پُوجا، پَوِترتا، سَرلتا، برہمچاریہ اور اہنسا یہ جسم سمبندھی (شاریرک) تپ کہلاتا ہے

جو کسی کے دل کو نہ دکھانے والی، پیاری، ہتکاری اور سچی تقریر ہے۔ وید شاستر کا پڑھنا اور ایشور کے نام کے جَپ کا ابھیاس۔ یہ بلاشبہ بانی سمبندھی (وانک، واچک) تپ کہا جاتا ہے

اور من کی پرسنتا، شانت بھاو، بھگوت چنتن کرنے کا سوبھاو (عبث بک بک سے باز رہنا) من کو قابو میں رکھنا، اور انتہ کرن کی پوترتا —— یہ من سمبندھی (مانسک) تپ کہا جاتا ہے

یہ تین طرح کے تپ جب پرم شردھا کے ساتھ پھل کی خواہش نہ رکھنے والے
نشکام کرم یوگی کے ذریعے تپے جاتے ہیں۔ تب ان کو ساتوک کہا جاتا ہے
اور جو تپ ستکار، مان اور پوجا کے لیے یا صرف پاکھنڈ (دکھاوے) کے لیے
کیا جاتا ہے۔ وہ غیر یقینی اور تھوڑے پھل والا راجسی تپ کہلاتا ہے اور جو تپ
مورکھتا یعنی ہٹ سے من، بانی اور جسم کو دکھ دے کر یا دوسرے کا ناش کرنے کے
لیے کیا جاتا ہے۔ وہ تامسی تپ کہلاتا ہے۔

گیاتا (جاننے والا) گیان (جس کے ذریعے جانا جائے) اور گیے (جاننے میں آنے
والی چیز) یہ تینوں تو کرم کے پریرک (محرک) ہیں۔ یعنی ان تینوں کے تعلق سے تو کرم
کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔

اور کرتا (کرم کرنے والا) کرن (جن سادھنوں سے کرم کیا جاتا ہے) اور کریا
(کرم کرنا۔ فعل) یہ تینوں کرم کے سنگرہ ہیں۔ یعنی ان تینوں کے تعلق سے کرم
بنتا ہے

ان سب میں گیان اور کرم اور کرتا بھی گنوں کے بھید سے تین تین طرح کے کیے
گئے ہیں۔ جس گیان سے انسان الگ الگ سب بھوت پرانیوں میں ایک ہی اوناشی
پرماتم بھاو کو سم بھاو سے سھت (قائم) دیکھتا ہے۔ اس گیان کو تو ساتوک جان!
اور جس گیان سے انسان سارے بھوت پرانیوں میں الگ الگ بھاوں کو الگ
الگ کر کے جانتا ہے اس گیان کو تو راجسی جان!

اور جو گیان ایک کاریہ روپ (مثر یہ) میں پوری طرح سے رما ہوا ہے۔ یعنی جس
الٹے گیان کے ذریعے انسان ایک فانی تغیر پذیر جسم ہی کو آتما مان کر اسے ہی سب
کچھ سمجھ کر اس میں غلطاں رہتا ہے جو بے دلیل، غلط۔ تتواَرتھ (اصلیت) سے
خالی اور تنگ و محدود ہے۔ وہ گیان تامسی کہا گیا ہے۔

جو کرم شاستر ودھی سے منور کیا ہوا، اور کرتا پن کے ابھیمان سے رہت
پھل کو نہ چاہنے والے پرش کے ذریعے راگ اور دویش کو تیاگ کر کیا جاتا ہے۔ وہ
کرم ساتوک کہلاتا ہے

اور جو کرم بہت محنت طلب ہے۔ دکھدائی ہے۔ اور پھل کو چاہنے والے
اہنکاری پرش کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ وہ کرم راجسی کہا گیا ہے۔

اور جو کرم پرینام (پرنام برے بھلے انجام) ہانی، لابھ، ہنسا، اہنسا اور اپنی سامرتھ (قابلیت) کا وچار نہ کرکے صرف ہٹھ (جہالت) سے کیا جاتا ہے۔ وہ کرم تامس کہا جاتا ہے

ہے پارتھ! پرورتی مارگ (گرہست میں رہتے ہوئے پھل اور آسکتی کو تیاگ کر بھگوت ارپن بدھی سے صرف رفاہِ عام کے لئے کرم کرنا، زندگی بسر کرنا)

اور نورتی مارگ (دیہہ وغیرہ ابھیمان کو تیاگ کر صرف سچدانند گھن پرماتما میں ایک بھاؤ سے محو ہوتے سنسار سے الگ ہو کر رہنا)

اور کرتویہ اور اکرتویہ کو اور بھے اور ابھے کو اور بندھن اور موکش کو جو بدھی تتو سے جانتی ہے۔ وہ بدھی ساتوک ہے۔

جس بدھی کے ذریعے انسان دھرم اور ادھرم کو اور کرتویہ اور اکرتویہ کو اچھی طرح سے نہیں جانتا ہے۔ وہ بدھی راجسی ہے۔

جو تموگن سے ڈھکی ہوئی بدھی دھرم کو ادھرم ایسا مانتی ہے، اور سارے ارتھوں کو الٹا مانتی ہے (یعنی بھلے کو برا، برے کو بھلا، سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ) وہ بدھی تامسی ہے۔

ہے پارتھ! دھیان یوگ کے ذریعے جس اوبھیچارنی (نہ بدلنے والے اٹل بھگوان کے دھیان کے سوائے دیگر کسی وشے کا دھیان کرنا وبھیچار دوش ہے۔ اس دوش سے جو رہت ہے، وہ اوبھیچارنی دھارنے والا ہے) دھارنا سے انسان من پران اور اندریوں کو کریاؤں (بھجن، دھیان اور نشکام کرموں میں لگانا) کو دھارن کرتا ہے۔ وہ دھارنا ساتوک ہے۔

پھل کی خواہش والا آدمی آسکتی سے جس دھارنا کے ذریعے دھرم، ارتھ اور کام (تینوں پرشارتھوں) کو دھارن کرتا ہے۔ وہ دھارنا راجسی ہے

دشٹ بدھی (برے سوبھاؤ والا) آدمی جس دھارنا کے ذریعے نیند، خوف، چنتا، دکھ اور مد (مستی، غرور) کو بھی نہیں چھوڑتا ہے۔ یعنی دھارن کیے ہی رہتا ہے۔ وہ دھارنا تامسی ہے

بدھیمان آدمی کو سب اندریاں اپنے قابو میں رکھنی چاہئیں۔ ست، رج، تم یہ تینوں گن سدا پرانیوں میں رہتے ہیں۔ کبھی پرانیوں میں ساتوک، راجسی اور تامسی یہ تین طرح کی بدھی ہوتی ہے۔ ستوگن کے پربھاؤ سے سکھ، رجوگن کے پربھاؤ سے

دکھ پیدا ہوتا ہے۔ تموگن کے پربھاو سے سکھ اور دُکھ تو نہیں ہوتا بلکہ اس سے
موہ پیدا ہوتا ہے۔ انسانوں کے جسم اور من میں جو پریتی کا بھاو پیدا ہوتا ہے۔ وہ ساتوِک
بھاو، جو پریت رہت اور دکھ کا بھاو پیدا ہوتا ہے وہ راجس بھاو اور جو موہ
کا بھاو پیدا ہوکر موڑھ بنا دیتا ہے۔ وہ تامس بھاو کہلاتا ہے

انسان کا حقیقی مقصد تو پرم آنند یعنی موکھش کی پراپتی ہے۔ جو ست، رج
تم ان تینوں گُنوں کے اوپر چڑھنے سے ملتی ہے۔

اُتیت ان تینوں گُنوں پر عبور پا کر واجب الوجود میں وصل ہوتا ہے۔ عارف گُن
اتیت ہوتا ہے۔ ہے ارجن! تینوں گُنوں سے اتیت ہو۔

اُتیت کسے کہتے ہیں؟ جس کو نہ شیت (سردی) ہو نہ اُدشن (گرمی)
جنم نہ مرن۔ اور نتیہ رُوپ ہو۔

جو پُرش ستوگُن کے کام پرکاش کو، رجوگُن کے کام پرورتی (رغبت) کو اور
تموگُن کے کام موہ کو نہ تو ان کے پراپت ہونے پر بُرا سمجھتا ہے۔ اور نہ ان کے نورت
ہونے (نہ پراپت ہونے) پر ان کی خواہش کرتا ہے۔ اور جو ساکھشی (مستغنی) کی طرح
ان تینوں گُنوں سے ہلایا نہیں جا سکتا۔ بلکہ گُن ہی گُنوں میں برتتے ہیں (مجھ سے
کوئی واسطہ نہیں) ایسا سمجھتا ہوا جو اپنے سروپ (یا سچدانند برہم کے روپ) میں
ہی سدا مگن رہتا ہے۔ اور اس حالت سے کبھی ڈرتا نہیں ہے۔ اور جو سدا آتم بھاو
(چیتنیہ) میں قائم ہوا دکھ سکھ کو یکساں سمجھنے والا ہے۔ جس کے لیے مٹی، پتھر اور
سونا برابر ہے۔ جو دھیرج والا (مستقل مزاج) ہے اور جو پریہ اور اپریہ (مرغوب اور
نامرغوب) کو یکساں سمجھتا ہے۔ اور اپنی نندا اور استُتی (مذمت اور تعریف) کو
ایک جیسا جانتا ہے۔ جو مان اور اپمان (عزت اور بے عزتی) میں یکساں ہے۔ دوست
اور دشمن میں یکساں بھاو والا ہے۔ اور جس نے سب کامیہ کرموں (پھل کی کامنا والے
کرموں یا دُنیوی دھندوں) کو چھوڑ دیا ہے۔ ایسا پُرش گُن اتیت (تینوں گُنوں سے
پار پہنچا ہوا) کہا جاتا ہے۔

اس کے ساتھ جوڑ۔

آتما کے سکھ اور اندریوں کے بھوگوں کے سکھ میں بڑا بھید ہے!

پھل کی اچھا نہ کر! ہار جیت کو سَم (برابر۔ یکساں) جان کر یدھ کر!

دُکھ سُکھ سے رہت ہو! اسی کا نام سمتا یوگ ہے!

پانچواں باب

پانچ (ستھول) مہا بھوت (پرتھوی، جل، تیج، وایو، آکاش) اہنکار، بدھی اور مول (اَویکت) پرکرتی (غیر مشہود ہستی، غیر مرئی قدرت) دس اندریاں (پانچ کرم اور پانچ گیان اندریاں) ایک من، اور پانچ اندریوں کے (سوکھشم) وشے (شبد، سپرش، روپ، رس اور گندھ) اور اچھا (تمنا)۔ دویش (عداوت، نفرت) سُکھ۔ دُکھ، سنگھات (میل۔ مرکب۔ ستھول دیہہ، جسم۔ پیکر عنصری) چیتنا (چت کی پرورتی۔ احساس) اور دھرتی (دھیرج۔ پائیداری۔ شکیبائی) ان کے مجموعے کو وِکار سہت کھیشتر (تبدیلیوں والا میدان) کہتے ہیں۔ اب جس سے کھیشتر جانا جاتا ہے۔ وہ گیان کیا ہے۔

۱۔ اَمانِتوم۔ اپنی سریشٹھتا۔ مان بڑائی، عزت و ناموری کی خواہش نہ رکھنا

۲۔ اَدمبھتوم ——— دمبھ نہ کرنا۔ دھرم کا جھوٹا سوانگ نہ رچنا۔ ریاکاری نہ کرنا۔ دکھاوے کا جپ تپ، پوجا اور بھگتی نہ کرنا۔

۳۔ اہنسا ——— پرانی ماتر کو کس طرح سے بھی دُکھ نہ دینا۔ کسی جیو کو نہ مارنا۔ من میں بھی کسی کا برا نہ سوچنا۔

۴۔ کھشانتر ——— کھشما بھاو ——— دوسروں کے قصوروں کو معاف کرنا۔

۵۔ آرجوم۔ سرل سوبھاو۔ سب سے سچا سلوک کرنا۔

۶۔ آچاریہ اُپاسنم۔ گورو سیوا۔

۷۔ شوچم ——— شوچ۔ پوترتا بیرونی اور اندرونی۔ جل اور مٹی سے جسم کی شدھی کرنا۔ بیرونی اور وِشیوں میں دوش دکھا کر من کو راگ دویش سے پاک

رکھنا اندرونی شَوچ کہلاتا ہے ۔ اندر باہر سے شُدھ ہونا ۔

۸۔ ستھریَم — ستھرتا ۔ ہر طرف سے من کو ہٹا کر صرف پرمارتھ پر لگا دینا ۔ بار بار رکاوٹیں اور مصیبتیں پڑنے پر بھی پرمارتھ کی راہ پر ڈٹے رہنا ۔ بھلے کاموں سے منہ نہ موڑنا ۔

۹۔ آتمہ وِنگرہَ ۔ آتم نِگرہَ ۔ ضبطِ نفس ۔ زُہد و تقویٰ

۱۰۔ اِندریہ ۔ اَرتھیشو ویراگیم ۔ اندریوں کے وشیوں میں وَیراگیہ (ویراگ) لوک پرلوک کے سارے بھوگوں میں آسکتی یعنی موہ کا تیاگ ۔

۱۱۔ اناہنکار —— غرور، تکبّر، گھمنڈ کا نہ ہونا ۔

۱۲۔ جنم ۔ پیدائش

۱۳۔ مرتیو — موت ۔ مرن

۱۴۔ جرا — بڑھاپا

۱۵۔ ویادھی — بیماری، روگ

۱۶۔ دُکھ — من بھاتی چیز کی جُدائی ۔ اور ناپسند چیز کے ملاپ سے جو چت میں افراتفری ہوتی ہے ۔ اس کا نام دُکھ ہے ۔

۱۷۔ (جنم مرتیو جرا ویادھی دکھ دوش انُودرشنم) ان پانچ کے دوشوں کا بار بار وچار کرنا ۔ ان پر غور و فکر کرنا ۔

۱۸۔ آسکتی اور ممتا کا ابھاو (غیر موجودگی ۔ معدومی) پتر، استری، گھر، دھن وغیرہ میں موہ کا نہ ہونا ۔ کرم پھل میں ممتا کا نہ ہونا ۔
یہ چیز میری ہے ۔ ایسا سمجھ کر کسی چیز میں پریتی نہ رکھنا ۔

۱۹۔ اِشٹ ۔ اَنِشٹ ۔ (بھلے بُرے) کی پراپتی میں سدا ہی چت کا سم (یکساں) رہنا ۔ اچھی اور پیاری چیز کے ملنے پر خوش نہ ہونا ۔ اور بُری اور ناپسند چیز کے ملنے پر دُکھی نہ ہونا ۔

۲۰۔ بھگوان میں بھگتی ۔ پرمیشور میں اٹل بھاو (گہری شردھا) سے دھیان یوگ کے ذریعے اَوِبھچارنی (نہ بدلنے والی) بھگتی ہونا ۔ ستھر اور اٹل من سے بھگوان میں بھگتی رہنا ۔ کسی بھی وجہ سے بھگوت بھگتی سے بیکھ نہ ہونا ۔ اور بھگوان ہی کو اپنی پَرم گتی سمجھنا ۔ صرف ایک شردھا تی مان پرمیشور ہی کو اپنا سوامی مانتے ہوئے سوارتھ اور ابھیمان کا تیاگ کر کے شردھا اور بھگتی اور پریم پریم سے بھگوان کا نرنتر

(متراتو۔ وائم) چنتن کرنا او بھچارنی بھگتی ہے۔
۲۱۔ ایکانت سیئون۔ اکیلے رہنے کا سوبھاو
۲۲۔ وشئے واستا میں پھنسے ہوئے لوگوں میں پریم کا نہ ہونا۔
۲۳۔ اُدھیاتم (آتما کے) گیان میں سدا لگے رہنا۔
۲۴۔ تتوگیان آرتھ درشنم۔ تتوگیان کے پھل پرماتما کو سب جگہ دیکھنا۔ پرماتما کے ست چت۔ آنند سروپ کا بار بار من میں وچار کرنا۔
یہ سب تتوگیان ہے۔ اور جو اس کے خلاف ہے۔ وہ اگیان ہے۔

دَیواسُر سمپدُ وِبھاگ یوگ

تقسیمِ صفاتِ ملکوتی و اہرمنی

دَیوی سمپتی

ستوگُن والے منش کی پرکرتی کو دیوی پرکرتی کہتے ہیں۔ اس کے لکشن یہ ہیں: صفاتِ ملکوتی —— فرشتہ (دیوتا) سیرت آدمی کی صفات (دَیوی سمپتی دَیوی سوبھاو)
۱۔ اَبھیم - نربھیتا —— بے خوفی۔ بے باکی۔ دلیری۔ بے خطر ہونا۔
۲۔ ستّو سنشُدھی۔ چِت شُدھی۔ انتہ کرن (باطن، من) کی شُدھی (صفائی) تزکیۂ قلب۔ صفائے دل۔ پاک باطنی۔ پاکیزگی۔
۳۔ گیان یوگ —— دَیوستھتی۔ آتم انوبھو (عرفانِ نفس) کے لیے دھیان یوگ میں سدا لگے رہنا۔ علم و عقل میں استقامت۔ (ربعجز و تفرع جبیں شود تے)
۴۔ دانم۔ دان۔ خیرات۔ فیاضی۔ (در فیض بر خلق بکشا دتے)
۵۔ (دَمش) دماہ۔ دَم۔ اندریہ دَمن۔ ضبطِ نفس۔ ضبطِ حواس (بدست ایں حواس خرد آور دنے)
۶۔ یگیہ —— نشکام بھاو سے اگنی ہوتری آدمی کرموں کا کرنا۔ قربانی۔ تکمیلِ فرائضِ منصبی

۷- سُوادھیایُش (سُوادھیائے) مطالعۂ کتب مقدّسہ - تحصیلِ علم - (ویدشاستر کا پڑھن پاٹھن - بھگوان کے ناموں اور گنوں کا کیرتن)

۸- تپاہ - تپ - ریاض - ریاضت

۹- آرجوَم - سرلتا - سادگی - راستبازی - چھل کپٹ سے رہت ہونا - دیانتداری -

۱۰- اَہنساہ اَہنسا - عدمِ تشدّد - خیر طلبی - ترکِ ایذا رسانی - من بانی اور کرم سے کسی طرح بھی کسی جیو کو تکلیف نہ دینا -

۱۱- سَتیَم - ستیہ - سچائی - راستی - صداقت

۱۲- اَکرودھَس - اکرودھ - کرودھ سے رہت ہونا - تحمّل - عدمِ غضبناکی - اپنا بُرا چاہنے والے پر بھی غُصّہ نہ کرنا

۱۳- تیاگاہ - تیاگ - ایثار - کرموں میں کرتاپن کے اَبھیمان کا ترک

۱۴- شانتی - اطمینان - امن وسکون - چِت میں چنچلتا کا نہ ہونا -

۱۵- اَپیشنَم - اَپیشن - کسی کی نندا یا چغلی نہ کرنا - کسی کی خُوردہ گیری یا نُکتہ چینی نہ کرنا - چشم پوشی - عیب پوشی -

۱۶- دَیا - سب پرانیوں پر دَیا بھاو رکھنا - رحمدلی - سخاپیشگی

۱۷- الولپتوَم - عفّت - قناعت - بے حرصی - سنسارک وشئے واسناؤں کے ساتھ تعلق رہنے پر بھی ان میں پھنس نہ جانا -

۱۸- ہری - شرم - حلم - حیا

۱۹- مارْدَوَم - کومل سوبھاو - نرمی - ملائمت - بُرے کاموں میں شرم محسوس کرنا -

۲۰- اَچاپَلَم - فضول حرکات کا تیاگ سے عدمِ تلوّن مزاجی (اَچپل نہ ہونا)

۲۱- تیجاہ - تیج - شوکت وجلال

۲۲- کھشما - کشما - عفو و درگزر

۲۳- دھرتیہ - دھرتی - دھیرج - استقلال - استقامت - مستقل مزاجی

۲۴۔ شَوْچم - شَوْچ ــــ اندر باہر کی شُدھی (صفائی) طہارت ۔ پاکبازی ۔ صفائی پسندی درون وبروں پاک تر داشتن

۲۵۔ اَدرُوہو ۔ اَدروہ (دروہ ۔ دشمنی اُنفی کا)
کسی سے بھی نفرت و دشمنی نہ ہونا ۔ صلح جُوئی ۔ حلم ۔ تحمّل ۔ صلح کُل کا مشرب ۔ ملائمت ۔ نرم دلی ــــ زحقد وحسد دست بر داشتن

۲۶۔ ناتی مانتا ۔ مان سے رہت ہونا ۔ ابھیمان یعنی تکبّر کا نہ ہونا ۔

یہ دَیوی (دیوتا جیسے) سَمپدا (سَمپتی) کو پراپت ہُوئے پُرش کے لکشن ہیں ۔ دَیوی سَمپدا موکشش کے لیے مانی گئی ہے ۔

آسُری سمپتی

آسُری سمپدا کو پراپت ہُوئے پُرش کے لکشن :
اہرمن (شیطان) صفت شخص کی صفات :

۱۔ دَمبھو ۔ دمبھ ۔ پاکھنڈ ۔ مکّاری ۔ فریب ۔ ریاکاری ۔ مکر اندیشگی
۲۔ دَرپو ۔ درپ ۔ گھمنڈ ۔ غرور ۔ خود نمائی ۔ خودسری ۔ خود پسندی
۳۔ نمائش ۔ اَبھیمان ۔ اَبھیمانا ۔ غرور ۔ تکبّر ۔
۴۔ کرودھا ۔ کرودھ ۔ غضب ۔ غُصّہ ۔ جفا پیشگی
۵۔ پارُشیم ۔ پارُشیہ ۔ کَٹُھو (کٹھور) بانی ۔ سخت کلامی ۔ قساوت ۔ بے رحمی ۔ تندمزاجی ۔ سنگدلی
۶۔ اَگیانَم ۔ اگیان ۔ ابلہی ۔ بے عقلی ۔ جہالت

آسُری سَمپدا (سَمپتی) سنسار میں باندھنے کے لئے مانی گئی ہے ۔ (آسری ۔ آسُری ۔ اَسُرون یعنی راکھشوں جیسا) ــــ تامسی لکشن ۔
دُشٹ لوگ دمبھ ، مان اور مد (مستی) میں آکر کسی طرح بھی پوری نہ ہوتے

والی کامناؤں کا آسرا لیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ ہے سو کام بھوگ ہی ہے۔

وہ آشا روپی سینکڑوں زنجیروں میں بندھے ہُوئے اور کام کرودھ سے مغلوب ہُوئے وشے بھوگوں کے بھوگنے کے لیے بے انصافی سے دھن اور دوسرے پدارتھوں کو اکٹھا کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ میں بڑا دھنوان اور بڑے کُٹنب والا ہوں۔ میرے برابر دوسرا کون ہے؟

یہ گھمنڈی، پاپ آچاری، پُرش، دھن اور مان (دولت و مرتبہ) کی مستی میں بھُولے رہتے ہیں اور نیچے ہی نیچے گھور نرک میں گرتے جاتے ہیں۔

کام، کرودھ اور لوبھ (کام، کرودھس، لوبھس) یہ تین طرح کے نرک کے دروازے آتما کو اَدْھوگتی (تنزّل) میں لے جانے والے ہیں۔ (آتما کا ناش کرتے ہیں) اس لیے ان تینوں ہی کو تیاگ دینا چاہیے۔

جو شاستر کی وِدھی کو تیاگ کر اپنی من مانی کرتا ہے۔ وہ نہ تو سِدّھی کو پراپت ہوتا ہے اور نہ پرم گتی کو اور نہ سُکھ ہی پاتا ہے ——

آشرم

(۱)

بھرگوجی۔ ہے براہمن! جو بُدّھیمان آدمی اپنے اپنے دھرم کا پالن کرتے ہیں، وہ سورگ کا سکھ پاتے ہیں اور جو اس کے خلاف کرتے ہیں۔ وہ موڑھ (مورکھ) ہیں۔

بھردواج۔ مہاتمن! پراچین رشیوں نے چار آشرموں کے جو دھرم بتلائے ہیں۔ ان کا آپ وَرنن کیجئے! بھرگوجی بولے۔ ہے براہمن! برہماجی نے پرجا کی بھلائی اور دھرم کی رکھشا کے لیے چار آشرم بنائے۔ چاروں آشرموں میں برہم چریہ سب سے سریشٹ ہے۔ اس آشرم میں رہنے والے پوترتا، سنسکار، حلیمی، نیم اور برت کا پالن کرتے ہُوئے صبح کے وقت سورج اور شام کے وقت اگنی کی اُپاسنا کریں۔ نیند اور آلس کو چھوڑ کر گورو کی آگیا کا پالن اور ان کی سیوا پرارتھنا کیا کریں۔ نیز وید کا پڑھنا اور سُننا، تین بار اشنان، اگنی کی رکھشا اور نِتیہ بھکشا مانگنا وغیرہ ان کا کرتویہ (فرائضِ منصبی) ہیں۔ اس طرح وہ اپنے آتما کو پوتر کرتے ہیں۔

گرہست آشرم دوسرا آشرم ہے۔ برہم چریہ آشرم ختم کر کے سداچار اور دھرم

کا آچرن کرتا ہوا جو پھل پانے کی خواہش کرتا ہے۔ اس کے لیے گرہست آشرم کا نیم ہے۔ اس آشرم میں دھرم، ارتھ اور کام اس ترورگ کی پراپتی ہوتی ہے۔ یہ آشرم سب آشرموں کا مُول ہے۔ گورو کُل میں رہنے والے سنیاس اور دیگر بہت طرح کے برت نیموں کا پالن کرنے والے سبھی لوگ گرہستی کے محتاج ہیں۔ بان پرستھ آشرم میں رہنے والوں کے لیے دھن اکٹھا کرنا منع ہے۔ وہ لوگ سدا وید پاٹھ، تیرتھ یاترا اور مختلف ملکوں کے دیکھنے کے لیے ہمیشہ سفر کرتے رہتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو جانا۔ پرنام کرنا اور کھلے دل سے میٹھی باتیں کرکے انہیں آسن بستر اور بھوجن دینا سب طرح سے ان کا ستکار کرنا گرہستی کا دھرم ہے۔

جو گرہستی حتیّ الامکان اتھتی ستکار نہیں کرتا۔ اس کے گھر سے مایوس لوٹتے وقت اتھتی اپنا جمع شدہ پاپ اسے دے کر اس کا جمع شدہ پُنیہ لے جاتا ہے۔

سب جانداروں سے پریم رکھنا اور سب سے میٹھی باتیں کرنا چاہیے۔ نندا، کٹھور بچن، نافرمانی، اہنکار اور دمبھ (ریاکاری) سے گرہستی کو بچنا چاہیے۔

ستیہ بولنا اور ہنسا نیز غصہ نہ کرنا سبھی آشرم واسیوں کے لیے تپ سوروپ ہیں۔

جو آدمی گرہست آشرم میں رہ کر ترورگ (دھرم، ارتھ اور کام) اور ستوگن، رجوگن اور تموگن کا استعمال کرتا ہے وہ اس لوک میں سکھ پاکر آخرکار سدگتی پاتا ہے۔ اور جو گرہستی خواہشات کو ترک کرکے اُنچھ ورتی (کاٹے ہوئے کھیت سے دانہ دانہ چُن کر گزارہ کرنا اُنچھ ورتی کہلاتا ہے) سے گزارہ کرتا ہوا اپنے دھرم کا پالن کرتا ہے، اس کے لیے سورگ کی پراپتی مشکل نہیں ہے۔

بان پرستھی لوگ بنوں میں رہ کر تپ کرتے ہیں۔ زمین، پتھر، ریت اور کنکریوں والی زمین پر بھسم کے اوپر سوتے ہیں۔ ہمیشہ گرمی، سردی، اور آندھی بارش کو برداشت کرتے ہیں۔ بہت طرح کے نیم اور سنیم کرتے رہنے کی وجہ سے ان کی کھال سکڑ جاتی اور ماس اور خون سوکھ جاتا ہے۔ ان کے جسم میں صرف ہڈی اور کھال ہی رہ جاتے ہیں۔ وہ لوگ بڑے دھیرج وان (مستقل مزاج) ہوتے ہیں۔

سنیاسی لوگ اگنی، دھن، استری اور دیگر سب طرح کی بھوگیہ وستوؤں کو ترک کرکے موہ کے بندھن سے چھوٹ کر پرتھوی میں گھومتے رہتے ہیں۔ وہ مہاتما لوگ مٹی اور سونے کو برابر سمجھتے ہیں۔ دھرم، ارتھ اور کام میں وہ نہیں پھنستے۔ دشمن

دوست اور اُداسین (نہ دوست نہ دشمن) سبھی کو یکساں بھاو سے دیکھتے ہیں۔ اور من بچن اور کرم سے کسی کا بُرا نہیں کرتے۔ ان کے رہنے کو کوئی یقینی جگہ نہیں ہے۔ وہ کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگتے۔ جو کچھ مل جاتا ہے اسی میں خوش رہتے ہیں۔ وہ کبھی نہ تو کام، کرودھ، لوبھ اور موہ کے بس میں ہوتے ہیں۔ اور نہ اہنکار، دوسروں کی نندا یا ہنسا کرتے ہیں۔

جس سے کسی جاندار کو خوف نہیں ہوتا۔ اسے بھی کسی کا خوف نہیں رہتا۔

(۲)

شری اشٹک جی بولے: کرپا کر کے آشرموں کے بارے میں بتائیے۔

بیاس جی بولے: گورو کُل میں رہنے کے وقت گورو کے بُلاتے ہی پاٹھ کے لیے جانا۔ گورو کے کاموں کو تن دہی سے کرنا۔ بہت سویرے، گورو سے پہلے اُٹھنا اور پیچھے سونا۔ اور دھیر اور جتیندریہ، حلیم، ہمیشہ مستعد اور پڑھنے لکھنے میں شوق رکھنا برہمچاری کا دھرم ہے۔ اس برت سے برہمچریہ سدھ ہوتا ہے۔

پراچین اپنشد میں لکھا ہے۔ کہ دھرم کے ساتھ دھن کما کر یگیہ کرنا۔ ہمیشہ حیثیت کے مطابق دان دینے کے لئے تیار رہنا۔ اتھتی کا بھوجن وغیرہ سے ستکار کرنا۔ دوسرے کی چیز کو بنا اس کی آگیا کے نہ لینا گرہست دھرم ہے۔

بان پرست کا دھرم یہ ہے۔ کہ محنت کر کے اپنی جیوکا (روزی) چلائے۔ پاپ کرم سے بچا رہے۔ جو کچھ پاس ہو۔ دوسروں کو دان دے۔ اور دوسرے کو دُکھ نہ پہنچائے۔ اور اپنے آہار اور اندریوں کو بے لگام نہ ہونے دے۔ ایسے ہی بن باسی من کو سدھی ملتی ہے۔ بھکشُک یعنی سنیاسی کا دھرم یہ ہے کہ کسی طرح کی کاریگری سے اپنی روزی نہ چلائے۔ جتیندریہ ہو کر نرلیپ (بے تعلق) رہے۔ ادھر اُدھر رات کو پڑ رہے۔ استری کو، بیٹے وغیرہ کو سونپ کر تیاگ دے۔ اکیلے دھیرے دھیرے کئی دیشوں میں وچرتا رہے۔ بھکشو کے یہ ہی نچے لکشن ہیں۔ جس وقت یگیہ وغیرہ شُبھ کرموں سے سورگ وغیرہ لوکوں کو پانے کا اَدھکار پراپت کرے۔ اور سنسار سُکھ بھوگ کر وشے واسناؤں سے جی بھر جائے۔ اس وقت آتم گیانی شُدھ چِت پُرش کو گھر بار چھوڑ کر بن میں جانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

پوتر تیرتھوں کے حالات

راجہ یدھشٹھر بولے۔ ہے پتامہ جی! کون سا تیرتھ سب سے سریشٹھ اور پوتر ہے؟

بھیشم جی بولے۔ ہے دھرم راج! پرتھوی پر جتنے تیرتھ ہیں وہ سبھی پھل دائی ہیں۔ مگر اُن میں سے جو پرم پوتر ہے۔ اس کا بیان میں پہلے کرتا ہوں۔ انسان ہمیشہ ستیہ کو اختیار کر کے اگادھ (اتھاہ) نرمل وشدھ اور ستیہ روپ جل اور دھیرج روپی ہرد (کنڈ۔ تالاب) والے مانس تیرتھ میں سنان کرے۔ اس تیرتھ میں سنان کرنے سے گیان۔ سرلتا۔ ستیہ۔ مردوتا اہنسا۔ دیا۔ اندریہ دمن شکتی اور شانتی کی پراپتی ہوتی ہے۔ جو آدمی نردوندو (سکھ دکھ کے احساس سے) رہت۔ ممتا رہت۔ اہنکار سے خالی اور سرب تیاگی (تارک کل) ہو کر اور بھیک مانگ کر بھوجن کرتے ہیں۔ وہی پوتر تیرتھ ہیں۔ تتو گیانی اور اہنکار رہت آدمی (مہاتما لوگ) ہی سب سے سریشٹھ تیرتھ ہیں۔ جس کے من سے ستو۔ رج اور تموگن دور ہو گئے ہیں جو بیرونی پوترتا۔ اپوترتا کا وچار نہ کر کے سدا اپنے کرتویہ ہی میں مستعد رہتے ہیں۔ جو سروگیہ۔ سم درشی اور تیاگ شیل ہیں۔ اور جن کے چرتر پرم پوتر ہیں۔ یعنی جو مہان سداچاری ہیں وہ لوگ پرم پوتر ہیں۔

جسم کو پانی سے دھو لینا سنان نہیں کہلاتا۔ سچا سنان تو اندریوں کا دمن کرنا ہی ہے۔ اسی سنان سے بیرونی اور اندرونی شدھی ہو سکتی ہے۔ جو گزری ہوئی باتوں کی پروا نہیں کرتے۔ جو دھن پراپت کرنے پر بھی اس کی ممتا (لوبھ یا موہ) نہیں کرتے اور جو وشیوں کا لوبھ نہیں کرتے۔ وہی پرم پوتر ہیں۔

پاپ نہ کرنے اور تیرتھ میں سنان کرنے سے بیرونی اور اندرونی دونو طرح کی شدھی ہو جاتی ہے۔ گیان۔ وشیوں سے بے تعلقی۔ من کی پرسنتا (پاکیزگی) اور اندریہ نگرہ (ضبط حواس) سے اندر باہر شدھ ہو جاتے ہیں۔ مگر ان سب میں گیان ہی سب سے بڑھ کر پوتر ہے۔ مانس تیرتھ میں برہم گیان روپی جل سے سنان کرنے ہی کو تتو درشی پرش سریشٹھ کہتے ہیں۔ جو آدمی بھگتی بھاو والا (سچا بھگت) گن وان اور شدھ سوبھاو والا (پاک دل) ہے۔ وہی حقیقت میں پوتر ہے۔

ہے یدھشٹھر! یہ میں نے جسم کے اندر کے تیرتھوں کا ذکر کیا۔ جس طرح اس جسم میں تیرتھ ہیں۔ اسی طرح پرتھوی کے انیک استھان اور تیرتھ ہیں۔ تیرتھوں کا نام

لینے ۔ اُن میں سنان اور پتروں کا ترپن کرنے سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں اور سورگ ملتا ہے ۔ پرتھوی اور جل کے تیج کے پربھاو سے اور سجنوں کے آنے جانے کی وجہ سے خاص خاص مقام پوتر کہلاتے ہیں ۔ جو آدمی پرتھوی کے سب تیرتھوں اور شریر میں براجمان تیرتھ میں سنان کرتا ہے ۔ اسے جلدی سدھی پراپت ہوتی ہے ۔ جیسے بے عمل طاقت اور بے طاقت کے عمل (کام) سے کوئی کام پورا نہیں ہوتا ۔ بلکہ عمل (کرم) اور طاقت (شکتی) ان دونو کے ملنے ہی سے سب کام پورے ہوتے ہیں ۔ ویسے ہی جسم کے اور پرتھوی کے تیرتھوں کی اُپاسنا کرنے سے انسان بہت جلد سدھ ہو سکتا ہے ۔

وَرنوں کے سوابھاوِک کرم

۱۔ شم (من کی شانتی) ۲۔ دم (اندریوں کا روکنا) ۳۔ شوچ (اندر باہر کی شدھی) ۴۔ تپ (دھرم کے لئے کشٹ اُٹھانا) ۵۔ کشما بھاو ۶۔ من، اندریوں، جسم کی سادگی ۷۔ آستِک بدھی ۸۔ گیان ۹۔ وگیان (اپنے انوبھو کا گیان)

یہ تو براہمنوں کے سوابھاوِک کرم ہیں ۔

۱۔ شوبیرتا ۲۔ تیج ۳۔ دھیرج (استقلال) ۴۔ چترائی ۵۔ یدھ میں پیٹھ نہ دکھانا ۶۔ دان دینا اور ۷۔ سوامی بھاو (رعایا کی نشکام بھاو سے پالنا کرنا اور دُشٹوں کو ڈنڈ دینا) یہ کھشتری کے سوابھاوِک کرم ہیں ۔

۱۔ کھیتی ۲۔ گئو پالن اور ۳۔ خرید و فروخت کا ستیہ بیوہار ، ویش کے سوابھاوِک کرم ہیں اور ان سب ورنوں کی سیوا کرنا یہ شودر کا سوابھاوِک کرم ہے ۔

اس اپنے اپنے سوابھاوِک کرم میں لگا ہوا آدمی بھگوت پراپتی روپی پرم سدھی کو پراپت ہو جاتا ہے یعنی پرمیشور کی اپنے سوابھاوِک کرم کے ذریعے پوجا کر کے ہی آدمی پرم سدھی کو پراپت ہوتا ہے ۔ دوش یکت (ادنیٰ) ہونے پر بھی سوابھاوِک کرم کو نہیں تیاگنا چاہیے ، کیونکہ دھوئیں سے آگ کی طرح دراصل سبھی کرم دوش والے ہیں ۔ دوسرے کے سوابھاوِک کرم میں من کو نہ اٹکانا چاہیے ۔ اپنے دھرم پر مرجانا کلیان کاری ہے

اپنے سوابھاوِک کرم کے خلاف کرنے والے تپت ہو جاتے ہیں ۔

اپنے فرض کو نامکمل طور پر ادا کرنا ، کسی دوسرے کے فرض کے کامل طور پر ادا کرنے سے بہتر ہے ۔

کرم اور جنم ان دونوں کے ذریعے منش کا ہین دشا ہوتا ہے
گر ہین ہونے کا پردھان کارن کرم ہی ہے۔ جو آدمی نیچ جاتی میں پیدا ہوکر نیچ کرم نہیں کرتا۔ وہ نیچ نہیں سمجھا جاتا۔ اور جو آدمی سریشٹ (اعلیٰ) ورن (ذات) میں پیدا ہوکر نیچ کرم کرتا ہے۔ وہی ہین ادشا کو پراپت کرتا ہے۔
کومِلتا (نرمی) اَتِتھی سیوا کرنا (مہمان نوازی) سچ بولنا۔ کرودھ نہ کرنا۔ اپنی استری سے سنتشٹ رہنا۔ حسد نہ کرنا۔ پوِترتا۔ آتم گیان اور سہن شیلتا یہ سب ورنوں کے سادھارن کرم ہیں۔ تھوڑا بھوجن کرنا۔ نیم انوسار برت رکھنا اور اندریوں کا روکنا یہ سب ورنوں کا دھرم ہے۔

پرماتما

آتم گیانیوں نے پرماتما کو نرگن، سرب ویاپی اور نارائن کہا ہے۔ جیسے کمل کا پتّا پانی میں رہ کر بھی آلودہ نہیں ہوتا۔ ویسے ہی پرماتما ہمیشہ کرم کے پھل سے الگ رہتا ہے۔ جیوآتما کبھی تو سوکھش پراپت کرنا چاہتا ہے۔ اور کبھی وِشیوں میں پھنس جاتا ہے۔ وہ لنگ شریر میں رہ کر دیوتا اور منش وغیرہ انیک روپ دھارن کرتا ہے
مگر دراصل پُرش ایک ہی ہے۔ وِراٹ پُرش، وشنو ویاپی، سرب پرکاشک پُرش سے۔ منتا اور منتویہ، بھوگتا اور بھوگیہ، رس کا سواد لینے والا اور رس گندھ لینے والا اور گندھ کی چیز۔ چھونے والا اور چھونے کی چیز۔ دیکھنے والا اور درشیہ (نظارہ) سننے والا اور سننے کی چیز۔ گیاتا اور گیے، سگن اور نرگن۔ گنوں کے نرکھشک، گنوں کے سرشٹا، گن اُتپت۔ سب کی پرم گتی۔ نشچیہ۔ پرورتی۔ نورتی دھرم سوروپ، سب پدارتھوں کا پردھان کاری۔ اور کاریہ روپ
کال سب پرانیوں کا ناش کرتا ہے۔ مگر جس کے پربھاو سے کال کا بھی ناش ہوتا ہے۔ اسے کوئی نہیں جان سکتا۔ کوئی پرماتما کا انت نہیں پا سکتا۔ وہ سوکھشم سے سوکھشم اور ستھول سے ستھول ہے۔ اس کا ناپ جوکھ کوئی نہیں کر سکتا۔ اگرچہ وہ سب پرانیوں کے جسموں میں رہتا ہے تو بھی اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔
جیسے ایک آگ انیک روپوں میں جلتی ہے۔ ویسے ہی ایک پرماتما انیک روپوں میں پرکاشت ہوتا ہے۔ جیسے ایک سورج سارے جگت کو پرکاشت کرتا ہے ویسے

ہی پرماتما سے سارا سنسار پرکاشت ہے۔ جیسے ایک وایو سنسار بھر میں چلتا ہے مگر کسی سے لگاؤ نہیں رکھتا۔ ویسے ہی اکیلا پرماتما سب جگہ براجمان ہے۔ اور سب سے الگ رہتا ہے۔

جس طرح دریا سمندر میں جا گرتے ہیں۔ اسی طرح سمپوران گیان نارائن سے پیدا ہوکر اسی میں لین ہو جاتے ہیں۔ جیو آتما کو جب آتم گیان ہو جاتا ہے۔ تب وہ پرماتما میں لین ہو جاتی ہے پرماتما، نشپاپ اُدبیہ (اَوناشی۔ غیر فانی) نرمل، نشچیہ، انادی، اننت، اجر، امر، مرن ہین اور ابھید ہے۔ وہ کھشر، اکھشر، کرتا، اکرتا ہے۔ بھوگتا اور ابھوگتا ہے۔ ہر شیو سے رہت ہے۔ سمپورن لوک کے، سرتب ہے ہے۔

جس سے پاپوں کا ناش ہوتا ہے۔ اس کا نام ہری ہے —— پاپوں کو ہر لینے والا

کلجگ

کلجگ کے انت میں سات یا آٹھ سال کے لڑکے باپ بن جائیں گے اور چھ سات برس کی لڑکیاں گربھ وتی ہوں گی۔ سولہ سال کی عمر میں مردوں کے بال پکنے لگیں گے۔ مرد اپنی عورتوں کے غلام بن جائیں گے استری اپنے پتی کی سیوا نہیں کرے گی۔

بیج کی اُپجاؤ شکتی بہت گھٹ جائے گی۔ جوان بڈھے ہو جائیں گے اور بڈھوں کا سوبھاؤ جوانوں کا سا بن جائے گا۔ کوئی کسی کی بات نہیں سُنے گا۔ کوئی کسی کو گرو نہیں مانے گا۔ سب لوگ سچائی کو چھپائیں گے۔ پنڈت ہونے کا دعویٰ کرنے والے لوگ ہی ستیہ (سچائی) کا خون کریں گے۔ برہمن لوگ سداچار سے خالی ہو کر وید کے دویشی (مخالف) ہو جائیں گے۔ اور عبث کی بحث میں لگے رہیں گے۔

بھکش ابھکش کا کچھ وچار نہ رہ جائے گا۔

عورتیں اپنے دھرم کے خلاف پُرشیہ پتیوں کو دھکا دے کر نوکروں اور حیوانوں کے ساتھ کُکرم (بدفعلی) کریں گی۔ کنیائیں خود ہی ور تلاش کریں گی۔

باپ کو بیٹے کی اور بیٹے کو باپ کی ہتیا کرنے میں کچھ جھجک نہ ہوگی۔ ان کی کوئی نندا نہ کرے گا۔ لیکن آنند اور اُتسو کا نام نہیں ہوگا ہرے بھرے درختوں کو اور باغوں کو بھی سنگدل لوگ کاٹ ڈالیں گے۔

سب لوگوں کا چال چلن اور پہناوا ایک جیسا ہو جائے گا۔ سب لوگ تھوڑے بل، دیریہ والے لوبھ اور موہ کے تابع ہو کر چھل کپٹ بیوہار کریں گے بے رحم راجا

لوگ بھلے آدمیوں کو ستائیں گے۔ نیک لوگوں کو روتے اور چلاتے دیکھ کر بھی انہیں ترس نہ آئے گا۔ اپنا ہی ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے دغا کرے گا۔ استری اور پرش سب من مانی کھان پان اور آچرن کریں گے۔

جوں جوں دھرم گھٹتا جاتا ہے۔ توں توں ہر ایک یُگ میں انسان کی عمر، دیریہ، بُدھی کا بل اور تیج گھٹتا جاتا ہے۔

کلجگ میں لوگ اکال مرتیو (بے وقت موت) کو پراپت ہوتے ہیں۔

کلجگ میں پرارتھنا بھی نشپھل جاتی ہے۔ یعنی چاہتے کچھ ہیں اور ہوتا کچھ ہے۔ مگر دھرماتما، جتیندریہ، سَرل سبھاؤ، دانی اور دیاوان پرش کا کلجگ کیا بگاڑ سکتا ہے؟

چار یُگ

چاروں یُگ (ست یُگ، تریتا (ترتا)، دواپر، کلجگ) جب ہزار مرتبہ بیت چکتے ہیں۔ تب برہما کا ایک دن ہوتا ہے۔

ہزار مرتبہ پھر بیتنے پر برہم راتری (برہما کی ایک رات) ہوتی ہے

ست یُگ سترہ لاکھ، اٹھائیس ہزار -/۱۷۲۸۰۰۰ سال کا

تریتا بارہ لاکھ چھیانوے ہزار -/۱۲،۹۶،۰۰۰ سال کا

دواپر آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار -/۸،۶۴،۰۰۰ سال کا

کلجگ چار لاکھ بیس ہزار -/۴،۲۰،۰۰۰ سال کا

کل معیاد ۴۳ لاکھ ۲۰ ہزار -/۴۳،۲۰،۰۰۰

ایک کلپ میں چار کروڑ بتیس لاکھ برس ہوتے ہیں

اس حساب سے برہما کا ایک دن انسان کے چار ارب بتیس کروڑ سال کے برابر ہُوا۔ ہمارا ایک سال دیوتاؤں کا ایک دن ہوتا ہے۔ دیوتاؤں کے بارہ ہزار سال یا ہمارے تینتالیس لاکھ بیس ہزار سال کا ایک دیو یگ یا ہمارا مہایگ ہوتا ہے ایسے ۷۱ مہایگوں کا ایک منونتر ہوتا ہے۔ اور ایسے چودہ منونتروں کا برہما کا ایک دن ہوتا ہے۔